اداریہ

بہت سے معاشی، سیاسی اور تکنیکی عوامل کی بنا پر عالمگیریت یعنی گلوبلائزیشن کا عمل گزشتہ نصف صدی کے دوران میں بہت تیز ہوگیا ہے۔ اس کے اثرات وطن عزیز تک پہنچے ہیں اور یہاں بہت سے لوگوں کے طرز احساس میں یہ عنصر شامل ہوتا جارہا ہے کہ ہم ایک عالمی گاؤں کی شہری ہیں۔ لیکن عالمگیریت محض فاصلوں کے سمٹنے اور ایک بڑی منڈی کی صورت میں دنیا کی تشکیل نو سے عبارت نہیں۔ اس کے تہذیبی اور ثقافتی پہلو بھی ہیں اور وہ یہ جتلاتے ہیں کہ موجودہ صورت میں گلوبلائزیشن واضح طور پر ایکنائزیشن کی طرف لے جارہی ہے۔

امریکی تہذیب کا بڑھتا ہوا یہ غلبہ دنیا کی دوسری تہذیبوں اخلاقی اور روحانی نظاموں، جمالیاتی قدروں اور زندگی کرنے کے طور طریقوں کے لئے خطرہ بن رہا ہے۔ ہمارے معروف دانش ور ڈاکٹر تحسین فراقی نے، ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کی دعوت پر، سالِ رواں کے خلیفہ عبدالحکیم یادگاری خطبے میں، گلوبلائزیشن کے اس تشویشناک پہلو کا تجزیہ کیا ہے۔

ڈاکٹر تحسین فراقی صاحب کے خطبے کا متن 'المعارف' کے زیرِ نظر شمارے میں قارئین کی خدمت میں اس توقع کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے کہ اس کے سنجیدہ مطالعہ سے فکر و احساس

کے نئے زاویے سامنے آئیں گے۔

'برصغیر کی دینی روایت میں برداشت کا عنصر' المعارف کے اس شمارے میں شامل ایک اور خیال افروز مقالہ ہے۔ یہ مقالہ جنوبی ایشیائی مسلم تہذیب میں فروغ پانے والی رواداری اور شائستگی کے ساتھ دوسروں کے لئے گنجائش پیدا کرنے والی تہذیب افروز روایت کے بعض پہلوؤں کی وضاحت کے ساتھ نشاندہی کرتا ہے۔ اس روایت کے احیا کی ضرورت آج پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔

محترم مولانا مفتی محمد زاہد صاحب کا یہ گراں قدر مقالہ ہم کو مہربان دوست اور روشن خیال سکالر جناب محمد عمار خان ناصر کی مدد سے حاصل ہوا۔ ہم اُن کے ممنون ہیں۔

المعارف کے انگریزی حصے میں ڈاکٹر طاہر حمید تنولی صاحب نے ماضی میں فلسفہ وحدت الوجود پر ہونے والی ولولہ انگیز بحثوں میں سے ایک کی یادیں تازہ کی ہیں۔